© rasailojaraid.com

عدلِ فاروقی کا ایک نمونہ

شبلی نعمانی

ایک دن حضرتِ فاروق نے منبر پہ کہا
میں تمہیں حکم جو کچھ دوں تو کرو گے منظور
ایک نے اُٹھ کے کہا یہ کہ ''نہ مانیں گے کبھی
کہ ترے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور
چادریں مالِ غنیمت میں جواب کے آئیں
صحنِ مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور
ان میں ہر ایک کے حصہ میں فقط ایک آئی
تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور
اب جو جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس
یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہو گا ضرور
مختصر تھی وہ ردا اور ترا قد ہے دراز
ایک چادر میں ترا جسم نہ ہو گا مستور
اپنے حصہ سے زیادہ جو لیا تونے تو اب
تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور

گرچہ وہ حدِّ مناسب سے بڑھا جاتا تھا
سب کے سب مہر بہ لب تھے چہ اناث وچہ ذکور
روک دے کوئی کسی کو یہ نہ رکھتا تھا مجال
نشۂ عدل و مساوات سے سب تھے مخمور

اپنے فرزند سے فاروقِ معظم نے کہا
تم کو ہے حالتِ اصلی کی حقیقت پہ عبور
تمہیں دے سکتے ہو اس کا مری جانب سے جواب
کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا ربِ غفور

بولے یہ ابن عمرؓ سب سے مخاطب ہو کر
اس میں کچھ والدِ ماں کا نہیں جرم وقصور
ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا ان کا لباس
کر سکی اس کو گوارا نہ مری طبعِ غیور
اپنے حصہ کی بھی میں نے انہیں چادر دے دی
واقعہ کی یہ حقیقت ہے کہ جو تھی مستور
نکتہ چیں نے یہ کہا اُٹھ کے کہ ہاں اے فاروقؓ
حکم دے ہم کو کہ اب ہم اسے مانیں گے ضرور

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

© rasailojaraid.com